منشور رسولان ہمہ مجتمع بخاتم | باخاتم و مفخر آمدہ منشور محمد | توریت بالا تورید انجیل تنزیل | گویان صفت و سیرت مبرد محمد

منشور محمدی کا فرمان | جاری ہوتا بہ ختم دوران | شائع ہوجا ہزار ترزین | آمین آمین الہی آمین

نمبر ۲۴ | مطبوعہ ۳ ماہ شہر رمضان المبارک ۱۲۹۱ ہجری مقدسہ روز یکشنبہ | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ ہر چہ ہذا نمرہ احباب کے جانب سے تین مین تین مرتبہ ۱۵۔ ۲۵۔ ۲۵۔ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکو اجرا سے حقیت دین اسلام کو ظاہر کرنا ہے او مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا۔ کی تردید قیمت اسکی بمد پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور مضمون خاص بأجرت ۱ فی سطر طبع ہوگا جملہ خط و کتابت وارسال زر قیمت ہر چہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے۔ العبد محمد عبد الحبیب سکرٹری زمرہ احباب بنگلور

مہتمم صاحب سلامت

تسلیم واضح ہو کہ چہ یوم کا عرصہ گذرا ہے کہ موضع سہیانے متصل قصبہ قادیان مین ایک منشی صاحب مسمی منشی نبی بخش ساکن بٹالہ

صاحب سرشتہ دا بینی صاحب بہادر تحصیلدار انہار بہ ہدایت قادر مطلق اور بکوشش منشی نامدار نواب صاحب موحد محمدی کے دین باطل سے تائب ہوکر زمرہ اسلام مین داخل ہوئے اور اب نام اونکا منشی عبد الحق صاحب کہا گیا ہے خدا صاحب اور گمراہونکو بھی راہ راست پر لاوے آمین۔ راقم مرزا سلطان احمد از قصبہ قادیان

منشور محمدی

حمد اور شکر اوس خداوند کو لائق ہے جسنے ہمکو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور ہماری ہدایت کیواسطے یعنے تیرہوی راہ سے سیدہی راہ کو طرف بلانے اور دوزخ سے بچاکر بہشت مین لیجانے اور حلال و حرام سمجھا دینے کے لئے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوبکو جن اور انس کیطرف بھیجا اور قرآن شریف کہ اونکی اوپر نازل کیا اور انکو خاتم انبیا بنایا اور سب پیغمبرون مین اونہین سردار کیا اور سب سے انکو بڑا رتبہ دیا اور اورون پر انکو بزرگی بڑائی بخشی اور انکا نام قیامت تک جاری رکھا اور اونکا نام اپنے

کرین لیکن اب ان روایات کے نسبت عیسائی اگر کچھ تاویل
کرین تو چاہئے کہ تورات مین اور انبیا کی نسبت جو ایسے روایات
پائی جاتی ہین جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین اونکی بھی تاویل
کرین اور جو اونکی حق مین عیسائی لوگ تسلیم کرین اور حضرت
عیسیٰ کے حق مین تاویل کرین تو یہہ ترجمہ بلا مرجح لازم آویگی حضرت
عیسیٰ کا بھی مثل اور انبیا بنی اسرائیل کے گنہگار رہنا قولاً و فعلاً
ثابت ہوتا ہے تو بس موافق اس قاعدہ کی کہ شفیع محض بیگناہ ہو حضرت عیسیٰ
عیسائیون کی شفاعت نکر سکینگے - بلکہ وہ بھی کسی اور شفیع کے محتاج
ہونگے - کیا خرابی کی بات ہے کہ ایکبار تو خدا کا بشکل عیسوی آنا اور
اپنے اوپر تکلیف تولد اور ایذا یہودیون اور تکلیف صلیب اٹھانا
اور تین دن رات لعوذ باللہ دوزخ مین رہنا عیسائیونکے
گناہونکے کفارے نے عیسائیون کے عقیدہ کے موافق یہہ سب رائگان گیا
اب چاہئے کہ بقاعدہ سابق شفاعت کے لئے پھر ظہور الوہیت ظنی
کسی اور شکل مین ہووے ورنہ یہہ ہمارے کالے گورے بھائی عیسائی
بے شفیع محض ہر روز قیامت رہجائینگی - سو بار دیگر خدا کا کسی اور
شکل مین آنا اور عیسائیون کے لئے کفارہ ہونا اونکے مذہب
کے موافق بھی غیر ممکن - افسوس صد ہزار افسوس عیسائیونکا
وہ حال ہوا مثل مشہور کہ جسکی کا سن پنی سازی وہ ہے
تانگ ہے ابہاری - کہ حضرت عیسیٰ کو انہون نے اپنے زعم مین خدا حقیقی
سمجھکر اپنے گناہونکا کفارہ - ٹھہرایا تو بھی کچھ کام نہ آیا اور یہہ کہنا
عیسائیونکا کہ بہت نبیون کے نوشتون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شفیع
ہے تمام عالم کا - تا بے شک و شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہے کہ جسکے آنیکے سب منتظر ہے سوا محمد رسول اللہ صلعم کے
اور کوئی شفیع نہین سوای عیسائیو آنحضرت پر صدق دل سے
ایمان لاؤ تاکہ حیات ابدی کے وارث بنو فقط - راقم مرزا محمد بیگ

اشتہار انجمن اسلام لکھنو

ایک عرصے لکھنو مین پادری صاحبون کی کئی ایک جماعتین
مثلاً بپٹسٹ مشن اور میتھوڈسٹ مشن بغرض ترویج مذہب عیسائی
قائم اور جاری ہے - اور بہت مسلمان ان لوگون کی تربیت
اور اپنی ضعف علمی اور ناواقفیت مذہبی کے وجہ سے مذہب اسلام
سے منحرف ہوکر عیسائی ہوگئے -

اور انکی یہہ جماعت ہر روز قوی اور مستحکم ہوتی جاتی ہے -
برخلاف اسکے مسلمانونکا یہہ حال ہے کہ اونکے یہان کیا عالم اور
کیا جاہل کسیکو اپنے ہم مذہبون کی ارتداد کی انسداد کی فکر ہے
اور نہ کچھ ترویج مذہب اور جماعت کے ازدیاد کا خیال ہے یہہ گمان
نہو کہ پادری صاحبون کی یہہ جماعت اور سرمایہ اور صرف زر
کثیر اور مشاہرہ و اعطان و تقسیم کتب وغیرہ مصارف سرکار
کی جانب سے ہے - نہین بلکہ یہہ سب کارخانہ اور انتظام ان
لوگونکا عموماً باہم کے چندہ اور زر توفیقی سے قائم کر رکھا ہے
ایسا ہی بہت آسانی سے ممکن تہا کہ عامہ مسلمین سے ایسی ہی انتظام
و اہتمام سے ایک جماعت وعظ کہنے والون اور مناظرہ کرنے والون
کی قایم کرکے تحریری اور تقریری مقابلہ سے اپنے مذہب کی
تائید اور تشیید کرتے اور کتابون کی تصنیف اور اشاعت سے
بے شمار فائدہ حاصل کرتے - مگر افسوس کہ ہم لوگون مین اس
قسم کی ہمدردی اور ایسی مصلحت نہین رکھی گئی جسکے باعث سے
بہت سے مذہبی نقصان عائد ہوتے ہین ان سب قباحتون

فرورقوان کے نظر سے چند مسلمانون نے شہر گنہ گاہون
او۔ مجمع کی مقامون پر وعظ کہنا شروع کیا ہے۔ اور ضروری
مسائل مناظرہ جو اکثر پادری صاحبون کے طرف سے عرض
بحث مین آتے ہین اور انکی مطاعن اور اعتراضات کا جواب بیان
کیا جاتا ہے تاکہ اونکی اعتراضات جو اسلام پر وارد ہوتے ہین وہ
سب۔ دفو باطل ہو جاوین چنانچہ انہین۔ لوگونکا مجمع خصوصًا
ہر اتوار کی شام کو بعد مغرب آمین آباد مسجد نیا گاؤنمین قریب
مکان محمد یعقوب خانصاحب اس غرض سے منعقد ہوتا ہے کہ اس امر
خیر مین باہم صلاح و مشورہ کرین اور نیز جو کتابین اس فن
خاص کے ہین اونکا مطالعہ اور درس اور دیگر مسائل مناظرہ کا بھی
ذکر ہوا کرتا ہے اس لئے عامہ مسلمین سے درخواست کیجاتی ہے کہ اس
مجلس مین شریک ہوئین اور اس مجلس کی ترقی مین رائین دین
اور مسائل مناظرہ کی سماعت سے منتفع ہوین چنانچہ پہلے دو اتوار کے
کے جلسہ مین حضرات مفصلہ ذیل شریک جلسہ ہوئے ہے اور بحث
گفتگو کے بعد یہہ قرار پایا کہ ایک مضمون لکھکر حضرات علماء دین
کی خدمت مین باین غرض پیش کیا جاے۔ کہ وہ مہربانی فرماکر اسکی
تائید مین کوشش کرین۔ اور بعد زان عیسان والا ہم کی خدمت
مین بھی پیش کیا جاوے۔ اسمائے ذیل شریک جلسہ۔ مولوی
چراغ علی صاحب ڈپٹی منصرم۔ منشی محمد عنایت علی صاحب۔ داغ
اعظم علی خانصاحب۔ محمد لیمان خانصاحب وکیل۔ ماسٹر منصب
علی صاحب۔ منشی محمد حسین صاحب اغلب موتانی۔ منشی عبد الغنی
صاحب۔ منشی پیاری صاحب۔ منشی نظیر علی صاحب۔ منشی مرزا
اثر صاحب۔ شیخ فدا حسین صاحب۔ ڈاکٹر مبارک علی صاحب
میر محمد تقی صاحب۔ میر عباس صاحب۔ یار محمد خان صاحب
شیخ فرزند علی صاحب۔ منور خان صاحب منشور محمدی
اس انجمن کا شکریہ ہم تہ دل سے ادا کرتے ہین اور مجیب الدعوات
سے ہم یہہ دعا مانگتے ہین کہ خدایا تو اس انجمن کو ترقی دی اور
قایم رکھہ اور اسکے اراکین کو دین و دنیا مین سرخرو کر آمین
یا رب العالمین اور ہم بہ امید رکھتے ہین کہ ہندوستان کے ہر ہر
شہر مین و مان کے مسلمان بھائیون نے بھی پیروی ان مسلمانون
کی کرنے مین دریغ نفرماوینگے کیا اچھی بات ہوگی کہ ہر کہین ایک
ایک ایسی انجمن قایم ہو جاوے خدا ایسا ہی کرے۔

مرقوم الذیل جہازات کا اشتہار ہم واسطے اون مسلمان بھائیون
کے جو حج کے لئے جانے تارے ہون تحریر کرتے ہین اور تمام مسلمانون
کو ترغیب دلاتے ہین کہ جلد فرض کے ادا کرنیمین کوشش کو کام فرماوین

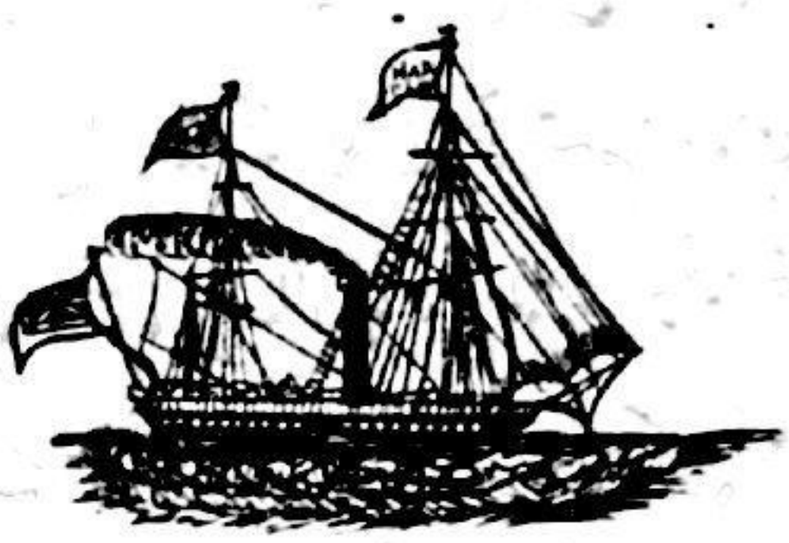

یہہ دخانی جہاز الموسوم ہارلڈ ہافیجر
غرہ شوال ۱۲۸۷ کو بمبی سے جدہ کو جاتا ہے مالک اسکا مسمی
اللہ رکھا۔

شرح نول

چھتری فی پاسنجر۔	۶۰ روپیہ۔
توتک۔	۳۰ روپیہ۔
حجرہ دو پاسنجر کو۔	۱۵۰ روپیہ

یہہ دخانی جہاز الموسوم نیرا

۶۔ شوال ۱۲۹۱ کو بمبئی سے جدہ کو جاویگا مالک اسکا عیسی خلیفہ عرب ہے

شرح نول

چہتری فی پاسنجر	۱۰۰ سو پیہ
توتک فی پاسنجر	۵۰ سو پیہ
حجرہ دو پاسنجر	۲۰۰ روپیہ

خط

مخدوم و مکرم بندہ جناب مہتمم صاحب اخبار منشور محمدی زادمجدکم۔

پس از ابلاغ سلام مسنون کہ ازیش بیش طاق ایوان اسلام ہے گذارش عالی خدمت ہے کہ بتاریخ ہفتم شہر رمضان المبارک ایک کمہار ہمستانامی ساکن ٹاکلی متعلق مالوہ نے داخل کولار ہو حضرت سید قطب الدین شاہ غوری قدس سرہ کی مسجد مین (جو متصل مقبرہ فتح بہادر شہید واقع ہے) اپنے مذہب باطلہ چھوڑ صدق دلی سے دین اسلام قبول کیا۔ انکا نام عبد الغنی رکھا گیا۔ صاحب موصوف نے بیس روز کے آگے ہی داخل کولار ہو اسلام لانا چاہا۔ لیکن یہان کے اہل اسلام نے اندیشہ کیا کہ خانہ جنگی کے باعث یا اور کسی غرض سے شاید تبدیل مذہب چاہتا ہوگا۔ اس اندیشہ سے اہل اسلام نے پہلو تہی کی تب صاحب ممدوح نے علاوہ کولار تعلق کی خدمت مین عرضی گزرانی کہ مین نے رغبت و رضامندی کے ساتھ اپنے مذہب باطلہ کو چھوڑ (اسلام جو ایک دین برحق ہے) اختیار کیا چاہتا ہون لیکن اہل اسلام مجھے اپنے مذہب برحق مین ملانے مخوف ہین کہ کسی کسی طور کا حرف ہم پر نہ آجائے حاکم مذکور نے عرضی پر اقرار دیا کہ تم اپنے دل کے مختار ہو جس مذہب کی خواہش کرتے ہو بیشک اس سے مشرف ہو جائے۔ تب اہل اسلام نے انکی استقلالی و صداقتی ولی بے اشتباہ دیکھی تو بخوشی تمام کلمہ پڑہا دین اسلام مین داخل کیا۔ صاحب موصوف کا بیان ہے کہ مین اپنے قدیم پیشہ ہی سے اوقات بسر کرون اور کسی کے سامنے دست سوال کشادہ نکرون۔ اگر بالعکس اسکے گندکرون تو خلایق یون کہینگے کہ آسودہ دلی کے باعث اپنے مذہب قدیم کو ترک کرکے دین اسلام قبول کیا اور بھیک کے ٹکرون پر اوقات بسر کرتا ہے معاذ اللہ ہرگز ہرگز یہہ میرا ارادہ نہین۔ بلکہ کفر کو ترک کر دین اسلام پیدا کرنا مقصود ہے۔ مژدہ ہذا بامید اندراج اخبار ہدایت آثار سامی مرسل گرامی خدمت ہے متوقع ہون کہ کسی گوشہ مین اخبار کے درج کیجیگا۔

الراقم الاثم (شکوہ آباد) مژدہ رسان اہل اسلام

یہان ایک برہمن بعد تحقیق کامل مسائل دین مشرف باسلام ہوا

کشف الالباب

رسید زر

جناب کریم بخش صاحب نبیرہ ڈاکٹر مقیم پلکوٹ کوکہ کرناٹک	۵ - -
جناب سید عبد العزیز صاحب بنارس	۲۰۴ -
جناب احمد اللہ خانصاحب ولد محب اللہ خانصاحب منشی ڈاکخانہ المتوطن	۲۰۴ -
جناب غلام عبد القادر صاحب امیر ساکن تریکرہ	۲۰۴ -
جناب محمد علیخانصاحب منشی گنڈہ	۲۰۱ -

بمقام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق نمرہ احباب باہتمام محمد عبد المجید سکرٹری طبع شد

واقعہ ہوش رُبا

گر پیر نود سالہ بمیرد عجبی نیست
این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مُرد

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ آج تک لوگ کہتے آئے کہ سرائے دنیا بے ثبات ہے۔ سنتے تو سنتے ہے مگر دیکھا بھی کہ دنیا کی بے ثباتی واقعی بات ہے۔ وہ کون گل اس جہان مین ہے جسکو خزان نہین۔ وہ کون بلبل اس گلستان مین ہے جسکو قفان نہین۔ رات کا ہونا ہر عاقل کو یہہ سکھاتا ہے کہ یہہ تاریکی گور ہے۔ آفتاب کا نکلنا اسبات کا مبین ہے کہ طلوع صبح قیامت کا شور ہے۔ زوال سے آخر ایکدن زوال ہے۔ خوشی کے ساتھہ ہی ملال ہے۔ جب بچہ تولد ہوتا ہے تو روتا ہے زبان حال سے یہہ ظاہر کرتا ہے کہ قید خانہ دنیا مین پہنسا پڑا ہے۔ یہان سے مبتلائے رنج والم ہونا پڑا ہے۔ دنیا مین آنا تو غم کی بات ہے مگر یہان سے جانا بھی صدگونہ افسوس ہے بہرحال بے ثباتی دنیا پر یہ بڑی دلیل ہے کہ یہان جو چیز ہے وہ فانی ہے یا فنا ہونیکو سبیل ہے۔ جوان ہے یا پیر ہے مگر اجل سبکو گلوگیر ہے۔ جوان بھی مرجاتا ہے اور بوڈھا بھی ان کے مرنمین تو فرق نہین مان ہر اک کے رنج والم مین فرق ہے۔ اگر انسان بوڈھا ہو اور مرجائے تو زیادہ داغ دل کا نہو۔ فراق کا رنج نہو کیونکہ باغ دنیا سے وہ سیر ہوگیا عمر سے پورا فائدہ اٹہایا۔ بخلاف اسکے اگر کوئی جوان مرجائے تو ایک جہان مبتلائے غم ہو رنج کو الم الم کو رنج۔ ہو وہ کیون نہی کہ باغ دنیا سے وہ بے نصیب گیا۔ دل کا ارمان دل مین رہا عمر سے کچھہ فائدہ نہ اوٹہایا۔ پس جوانی مین مرنا ازبس باعث غم ہوتا ہے دوستونکو رنج تو عزیزون کو الم ہوتا ہے۔ مدعا ہماری اس تحریر سے یہہ ہے نتیجہ ہماری تقریر سے یہہ ہے کہ شب یکشنبہ ششم ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۱ھ ہجری گل گلستان عنائی۔ بلبل بوستان اتائی۔ معدن الفت ومحبت۔ مخزن اشفاق ومودت۔ مجبی۔ مشفقی مکرمی جناب منشی محمد عبد الباسط صاحب ویس پریذیڈنٹ زمرہ احباب نے بہری جوانی مین اس جہان فانی سے انتقال فرمایا [illegible] مبتلائے غم کیا۔ اور دامنگیر حضا ممدوح کی ذات مجمع الخیر والبرکات تہی۔ رحم دلی اور وفاداری تو ذات مین تہی۔ اس جلسہ زمرہ احباب کا ایجاد انہین سے تہا۔ وہ کون تہا جو انکا مداح نہ تہا۔ کئے مہینون سے عارضہ دق مین مبتلا تہے آخر اسی بیماری مین داعی اجل کو لبیک پکارا۔ جان کو خالق جان کو سونپا۔ دوستونمین شور محشر بپا ہوا۔ کہرام وغم ہر یک کی گہر مچا آخر جبکہ سبکو اسی راہ مین جانا ہے بعد تجہیز وتکفین اس گنج خوبی کو بصد حسرت ویاس تحویل زمین کیا۔ خاک کا پتلا خاک مین گیا عزیز واقارب روتے دہاڑتے ہزار افسوس وصد ہزار یاس ومصیبتا ولحسرتا کہ اس مرد کا ایک کن اعظم چلا گیا۔ ہے ہے یہہ داغ حسرت دیگیا۔ اب بے یار رونق احباب کم نظر آتی ہے

اب ہم سب تہ دل سے درگاہ باری مین یہہ التجا کرتے ہین۔ کہ الٰہی یا غفور الرحیم مرحوم کو غریق لجہ رحمت کر باغ فردوس مین جگہہ دے۔ تیری رحمت سے معاصی بخش ہمکو اور مرحوم کے دوستون برادرون اور خویشون کو صبر جمیل عطا فرما

آمین ان اللہ مع الصابرین

ضیائے منشور محمدی در مطبع بحر الاسلام

نام کے ساتھ ملایا شفاعت کا مرتبہ بخشا معجزے بے انتہا عنایت کئے
اونہون نے امورات شرعی ہمکو سکہائے یعنے کلمہ نماز روضہ حج
زکوۃ وروزہ تسبیح تکبیر تحمید تہلیل تلاوت خیر خیرات اور کہانے پہنے سونے
بیٹھنے اور کام کرنیکے طریقے بتائے اور موت وحیات کیسیکے سکہانے
وغیرہ کے احکام بتائے اور تقوی پرہیزگاری اخلاق اتفاق محبت
آپس کی موافقت کی باتین اور جو اسکے مانند ہے ان سب کے کرنیکا حکم
دیا اور برے کاموں سے منع فرمایا جسکی تفصیل عام وخاص مومنین
کے سمجھنے کے واسطے ذیل مین لکہی جاتی ہین باقی سبہی پر اور قیاس
کرکر اپنے تین بچاوین۔ کہ اللہ اور رسول کے سامنے قیامت کے
دن ذلیل اور شرمندہ ہوین جن باتونکا بالفعل اس ملک
ہندوستان مین زیادہ رواج ہوگیا ہے اونکو بھی نام بنام لکہدیا
کہ مسلمان اوسکو سمجہکر بوجہہ کر اُن کاموں کے گرد نہ جاوین اور نہ اپ
داؤ دینکے چلن سمجہکر انکی لیں نکوین کہ اللہ تعالی کے پاس ہر آدمی کو
اپنے اپنے کام کا علحدہ جواب دینا ہوگا اوسوقت باپ دادے پیر
استاد جوان باتون کے کرنے سے نہین روکتے ہین یا آپ وہ کرتے ہین
کچہ کام نہ آوینگے اے بہائی مسلمانو آخر مرنا ہے اور اللہ کو منہ
دکہانا ہے ابہی ہوشیار ہوجاؤ برے کاموں سے اپنے تین بچاؤ وہ
چند روز کے آخر بچادوگے پہر کچہ کام نہ آویگا سیدہ جہنم کو چلے جاؤگے
صاحب موضح الکبائر نے اپنے رسالہ مین برے کاموں کے تفصیل جو
طرز مفصل لکہدی ہے مگر آپ صاحبون کے اگاہی کے لئے کچہ کچہ بیان
یہان لکہی جاتی ہے سو وہ یہہ ہے سرکسکر نام لینے اللہ صاحب
کے قصد سے اور علم دوسرے مین سمجہایا اوسکی ہی تعلیم کے کام
دوسرے کے واسطے کرنا جیسے تثلیث کا عقیدہ عیسائیون مین پایا جاتا

ناحق کسیکو مارڈالنا نشہ کی چیز شراب تاڑی گانجا بانگ افیون
افیون ملی چرس وغیرہ تہوڑا بہت پینا پلانا کبابانا۔ اپنے نکاح
اپنی عورت کی دوسری عورت کے پاس جانا۔ اولاد کرنا نیک عورتونکو
جو دوسرے کے نکاح مین آچکی ہین زنا کی تہمت دینی۔ جادو کرنا اور کرانا
بن باپ کے لڑکے کا مال ناحق کہانا۔ ماں باپ کو کبہہ دینا۔ حرم کے
کے درمیان جن باتون سے منع ہوا ہے انکا مونکو کرنا۔ سود لینا۔
چوری کرنا۔ سور کا گوشت کہانا جہوٹی گواہی دینی بلا عذر
گواہی کو چہپانا۔ رمضان کا روزہ بے عذر شرعی کے نرہنا۔ نماز
نہ پڑہنی۔ نماز کو بے وقت پڑہنا مال کی زکوۃ ندینی۔ حج کے شرائط
موجود ہوتے ادا نکرنا۔ جہوٹی قسم کہانی۔ تولنے اور ناپنے مین
لینے دینے کیوقت کم وزیادہ کرنا۔ ناحق لڑائی کرنی اللہ اور
رسول اور آل واصحاب وازواج رسول کو گالی دینی یا حقیر جاننا
یا لعنت کرنی یا برا کہنا۔ رشوت لینی کسی کی چغلی حاکم سے کرنی۔
باوجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر سے باز رہنا۔ جہوٹہ
بولنا مقدور رہتے وعدہ کی وفا نکرنا۔ قرآن کو یاد کرکے بہول
جانا۔ جاندار کو آگ مین جلانا عورتکو اپنے خاوند کی بیحکمی کرنی
مرد کو اپنے عورت پر ظلم کرنا۔ عورت اور مرد کے درمیان لڑائی
اور جدائی ڈالنی۔ عالم اور فاضل کی جہٹائی کرنی مگر عالم اسیکو
جانے جسنے اللہ اور رسول کے جاننے کے واسطے علم حاصل
کیا ہو اور اسکو اور مسلمانونکو اوسکے علم سے فائدہ پونہچتا رہے
وہ عالم نہین جو دنیا کمانیکے واسطے کتابین پڑہے اور راتدن
دنیا کی فکرین لگا رہے اور دین کا علم دوسرے کو نہ سکہاوے
نہ پڑہے آجکل بہت تکمہ پوش مولوی اور عالم ہوگئے ہین

جو دنیات نہیں ۔ یا دیوتاؤن کو انکی مذہب کی کتابین تحریف کے دیتے ہین وانہے دیوتاؤن اور عالمون سے اجتناب کرنا چاہئے اللہ تعالی کی بخشش سے ناامید ہونا اللہ کے عذاب سے نڈر ہوجانا جو اکیلا اللہ کے سوائے دوسرے کے نام پر جانور ذبح کرنا تکبر کرنا اور اپنے تئین اچھا جاننا ۔ کہنا وغیرہ غیبا باتون کا بیان کرنا ۔ فاسقون اور بے ایمانون کا دوست ہونا حسد بغض کینہ رکھنا ۔ شرعی حکمونکو جیسا نماز روزہ وغیرہ مکروہ جاننا اور اونسے بیزار رہنا ۔ حلال چیزونکو حرام جاننا ۔ اور حرام چیزونکو حلال سمجھنا فقط باقی آیندہ

بخدمت مکرمی مجبی محمد عبد المجیب صاحب سکرٹری زمزم الحباب ۔

ایک مدت ہوئی کہ جینے منشور محمدی کے لئے کچھہ نہین بھیجا مجھے کثرت اشغال نے اس سے باز رکھا مگر آپکے لائق تعریف اہتمام نے منشور محمدی کو خوب ترقی دی ہے مگر اسکا خیال ہے کہ ذاتی بخشون کے مضامین اور شخصی نظامون کو اسلام کے لئے مفید نہین ہین ۔ ہم سب مسلمانون کو یہی چاہئے کہ ہم اپنی اسلام کی فضیلت اور صداقت سب پر ظاہر کرین نہ کہ اورون کے عیب سے اپنا دفتر سیاہ کرین ۔ اگر منشور محمدی اپنی فرائض کو پورا پورا ادا کرے تو اسکی برکت اور اصلاح اور بھی زیادہ ہو اور اب بھی جو کچھہ اسکی ذریعے ہندوستان کو مفید باتین مل رہی ہے وہ سب قدر کے لائق ہین یہ تو فی آپ دو ان باتین کین اور آپ اسکو معاف کیجیگا مگر اسمین اس مرحمت کے لئے کچھہ لکھتا ہون ۔

مین نے کل علامہ عبد الکریم شہرستانی کے کتاب ملل و نحل مین اک مضمون دیکھا کہ اونہون نے یہودیون کے بیان مین لکھا ہے کہ وَقَدْ قَالَ الْمَسِيْحُ فِي الْاِنْجِيْلِ مَا جِئْتُ لِاُبْطِلَ التَّوْرَاةَ بَلْ جِئْتُ لِاُكَمِّلَهَا قَالَ

صَاحِبُ التَّوْرَاةِ اَلسَّفْرُ بِالنَّقْرِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَالْاِنْفُ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ وَالْجُرْحُ بِالْقِصَاصِ وَاَنَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَنَّ اللّٰهَ اَخَذَ عَلَيْكُمْ خَدَّكَ الْاَيْمَنَ فَصَفَعَ اَخَذَكَ الْاَيْسَرَ وَالشَّرِيْعَةُ الْاٰخِرَةُ وَرَدَتْ بِالْاِعْفَاءِ جَمِيْعًا ۔ اَمَّا الْقِصَاصُ فَقَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ وَاَمَّا الْعَفْوُ فَقَوْلُهُ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۔ فِي التَّوْرَاةِ اَحْكَامُ السِّيَاسَةِ الْعَامَّةِ وَفِي الْاِنْجِيْلِ اَحْكَامُ السِّيَاسَةِ الْبَاطِنَةِ الْخَاصَّةِ وَفِي الْقُرْاٰنِ اَلْحُكْمَانِ جَمِيْعًا ۔ وَالْحُكْمُ فِي الْقِصَاصِ حَيْثُ اَدَّى اِلَى اِشَارَةٍ اِلٰى تَحْقِيْقِ السِّيَاسَةِ الظَّاهِرَةِ وَقَوْلُهُ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَقَوْلُهُ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ اِشَارَةٌ اِلٰى تَحْقِيْقِ سِيَاسَةِ الْبَاطِنَةِ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ هُوَ اَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ ۔ اسمین علامہ شہرستانی نے عمدہ مضمون پر اشارا فرمایا ہے انکا مطلب یہہ ہے کہ توریت مین تو ظاہری اور دنیوی سیاست کے احکام ہین اور انجیل مین ترک مکافات اور تحمل و عفو عام کے احکام ہین اور قرآن مجید مین یہہ دونون جمع ہین ۔

سیاسۃ ظاہری اور انتقام دنیوی تو اسی واسطے ضرور تہا کہ نظام عالم مین فساد نہ واقع ہو اور شر و قبائح اور ظلم و تعدیان آیندہ کو بند ہوجاوین اور اسکو قرآن نے بھی حکمت کے مسلمین یون تقریر فرمایا ہے فَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ اور جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور نظر بہ سرشت انسانی اور اسکی طبیعت اور جبلت پر اطلاع حاصل ہونے سے صاحب قرآن کو یہہ بات خوب متحقق تہی کہ انسان بالطبع ضعیف ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ضَعِيْفًا جبکہ ضعیف پس ایسے سختی اور تنگی کے احکام جو کبھی قابل برداشت

نہون صادر کرنا حکیم علیم کے حکمت و علم کے خلاف تہا۔ مگر تمہا
ہی اسی سیاست دنیوی کے مکارم اخلاق کی تعلیم اور عفو عام
کے احکام نظر انداز نہین ہوے بلکہ ان کو ترجیح ہوگیا انہین دو
آیتون کے ساتھہ یہہ مضمون نہین ہے وَلَئِن صَبَرتُم لَهُوَ خَيرٌ
لِّلصَّابِرِينَ (نحل) فَمَن عَفَىٰ وَأَصلَحَ فَأَجرُهُ عَلَى اللَّهِ (شوریٰ)
ہمکو اور بہت جگہہ قرآن مین عفو عام اور بخشش تمام کے مکرر
احکام ملتے ہین اور وہ سب آیتین احکام انجیل سے بہت زیادہ
ہین (۱) لَا تَستَوِي الحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادفَع بِالَّتِي هِيَ أَحسَنُ فَإِذَا
الَّذِي بَينَكَ وَبَينَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ فصلت و سجدہ یعنے
نیکی اور بدی برابر نہین ہے برائی کے عوض مین بہلائی کرو
تو جو تم سے عداوت رکہتا ہے وہی تمہارا ولی دوست ہوجائیگا
(۲) وَيَدرَءُونَ بِالحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُم عُقبَى الدَّارِ رعد
اور پھیر دیتے ہین ساتھہ بہلائی کے برائی کو۔ یعنے جو لوگ برائی
کے عوض مین بہلائی کرتے اونہین کو آخرت مین اجر ملیگا۔
(۳) اور پھر لکہا ہے أُولَٰئِكَ يُؤتَونَ أَجرَهُم مَرَّتَينِ بِمَا صَبَرُوا
وَيَدرَءُونَ بِالحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ قصص یعنے جو لوگ تحمل کرتے
ہین اور برائی کے عوض بہلائی کرتے ہین انکو دوگنا اجر ملیگا
(۴) وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِن عَزمِ الأُمُورِ (شوریٰ) یعنے جو
کوئی صبر کرے اور بخشدے تو یہہ بڑی ہمت کے کام ہین۔ یہہ
تو عام ترجمہ ہے مگر ہم عزم کا معنی لازم اور واجب کے لینگے یعنے
صبر کرنا اور بخشدینا اور معاف کرنا لازم و واجب ہے کیونکہ
انسانیت اور مروت اسی امر کو لازم کرتی ہے کہ ہم اپنے
دشمنون کے عداوتون سے درگذر کرین اور انکو معاف کرین

(۵) پھر اوفق بالآیتین ہی احسن کا ہمکو یہ حکم اور حکم لازم دیا ہے
کہ ہم برائی کے مقابلہ مین بہلائی کرین۔
جس حدیث کی طرف شہرستانی نے اشارہ کیا ہے اسی کے ہم مضمون ایک
پوری حدیث (بحذف اسناد) ابو العباس المبرد کے کتاب الکامل
مین نقل کی ہے قال رسول اللہ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسعٍ (۱) الإِخلَاصِ
فِي السِّرِّ وَالعَلَانِيَةِ (۲) وَالعَدلِ فِي الغَضَبِ وَالرِّضَا (۳)
وَالقَصدِ فِي الفَقرِ وَالغِنَا (۴) وَأَن أَعفُوَ عَمَّن ظَلَمَنِي (۵) وَأَصِلَ مَن
قَطَعَنِي (۶) وَأُعطِيَ مَن حَرَمَنِي (۷) وَأَن تَكُونَ مَنطِقِي ذِكرًا (۸)
وَصَمتِي فِكرًا (۹) وَنَظَرِي عِبرَةً۔
یہہ حدیث اپنی فضائل اور مکارم اخلاق مین اسی بھاری وعظ سے
کم نہین بلکہ مشابہ زیادہ ہے۔ ان احکام مین صرف آنا ہی نہین ہے
کہ برائی کے مقابلہ مین برائی بہت کرو بلکہ یہہ ہے کہ برائی کے
مقابلہ مین بہلائی کرو انجیل کے عفو عام کے احکام پر ہمیشہ غیر
مذہب کے حکما کا اعتراض یہہ رہا ہے کہ وہ ناقابل تعمیل ہین اور نیز
مصلحت مدنی اور سیاست کے برخلاف ہین اُنسے نظام معاشرت قائم
نہین رہ سکتا مگر اسکی جواب مین عیسائی عالمونکو وہی کہنے پڑے ہین
ہین جو قرآن مین ہین۔ اور جن حکمت کے باتون کے قرآن مین
تصریح ہوی انکو انجیل کے احکام مین مقدر اور محذوف بتلاتے
ہین چنانچہ تتے پچ ٹان نے جلد اول باب پنجم فصل اول مین
اسی اعتراض کے جواب مین کہ انجیل کے احکام خلاف عقل اور
ناقابل تعمیل ہین لکہا ہے کہ (ص ۲۵۴ نسخہ ۱۸۲۵) یہہ بھی
اعتراض کیا جاتا ہے کہ انجیل کے احکام عفو غیر مقید مطلق اور
عام طور سے وارد ہوے ہین حالانکہ چند قیدین ضرورین

جنکی بنیاد ان احکام کا نتیجہ برا ہوگا - ان احکام کے تغیر و تفسیر اسی طرح سے ہونی چاہیے جس طرح سے کہ نیچر نے اپنے فطرت الٰہی اور قانون جبلی سے ہمکو سکھلا دیا ہے کہ اسی طرح سے ہم اپنی عزت - آزادی اور مال کو حفظ کریں اور اپنی مختلف حیثیتون مین جہان تک ہم ہوسکے اپنے حق مین نقصان اور ظلم عاید ہونیکو روکین جیسے کہ ہم اورون کو نقصان اور ظلم پہنچانے کو روکتے ہین - بے شک ان احکام کے ایسے ہی تعبیر ہونے چاہئے مگر یہہ مستثنیات ایسے اوصاف مین کہ ہمیشہ پیش ذہن مین رہنی چاہین اسلئے انکی تصریح کی ضرورت نہین - عیسوی مذہب مظالم کے دادخواہی کے باب مین کچھ تعبیر نہین کرتا اور نہ وہ یہہ تتبع کرتا ہے کہ جب ظلم و تعدی کا دفع کرنا ضرور ہو تو تم اپنے پر سے ظلم دفع کرنیکی تدبیر نہ کرو اور نہ یہہ کہتا ہے کہ تم پر جو ظلم و ستم ہون انکے تلافی کے خواہش نکرو بلکہ جسقدر احکام عفو کے بیان کئے ہین وہ سب انکے مطابق ہین - پھر آخر مین لکھا ہے کہ اک شخص کسی اذیت سے جو اسی دوسرے پہونچے ہو اس حد تک درگزر کرسکتا ہے جہانتک کہ وہ اسکی ذات سے متعلق ہے الا تمدن کے لحاظ سے وہ اوسپر مجبور ہوتا ہے کہ مصالح عام کے نظر سے وہ اس معافی پر عدالت مین نالش کرے - فقط

پھر جیسا کہ بعض لوگون نے اشداء علی الکفار پر اعتراض کیا ہے ویسا ہی بعضون نے مسیح کے اس حکم پر اعتراض کیا ہے کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو (متی ۵-۴۴) کیونکہ محبت کرنے سے مدارت کرنے بزرگی کرنے اور دوستی رکھنے لازم آتی ہے اور جب سب لوگ ان باتونکے مستحق ٹہرے تو پھر ہم نیک اور بد آدمیون

سے کیسا تمیز رکھہ سکتے ہین اس اعتراض کے جواب مین عیسائی عالمون نے یہہ تقریر کی ہے کہ محبت سے بزرگی اور مدارات کرنیکی حضرت عیسیٰ کے مراد نہین ہوسکتی کیونکہ انکی منشا یہہ ہوگی کہ ہر بدی سے نفرت کے جاوے مگر ہر قسم کے آدمی سے خیر خواہی کی جاوے - اور علمائے کتب اخلاق قدیم اور جدید مین محبت کے یہی معنی خوب سمجھے گئے ہین یعنے نیک اندیشی اور خیر خواہی جو کہ مہربانی کے کامون سے ان لوگون کے حق مین برتا جاوے جنکی ہم بزرگی نہین کرسکتے اور جنکو ہم سزا دینی کو بھی مجبور ہین فقط (نازن جرائم) تو کیا اشداء علی الکفار ہونا منافی خیر خواہی اور مناقض نیک اندیشی ہوسکتا ہے - ہرگز نہین - جو شدت کفار کے سرزنش اور تنبیہ مین انکی نافرمانی فساد پر نرم اور ملائم الفاظ مین ایسے کے جلتے ہے وہ بعینہ اس خیر خواہ اور نیک کے تنبیہ ہے جو باپ اپنے سرپر اور نافرمان لڑکے پر تنبیہ کرتا ہے اب یہہ نہین ہوسکتا کہ یہہ تنبیہ خلاف محبت ہوجاوے اشداء جمع شدید ہے اور یہہ لفظ عداوت اور دشمنی کے مرادف نہین ہے اور اس تمام سورہ فتح کے سیاق مضمون اور آخر کے مثل (بحوالہ انجیل مرقس ۲۸-۲) کے دلالت سے صاف ظاہر ہے کہ جنگ و جدال اور مخالفون کے حملون اور زبردستون کے مدافعت کے وقت کا اس آیہ مین بیان ہے پس اگر کوئی شدت (یا شدت یکبارگی حملہ کرنے) سے لڑائی کے شدت مراد ہے تو وہ قطع نظر اس سے کہ مدافعت کی لڑائی ہے لڑائی کے احکام اور غذا کے قواعد ہماری دستور العمل غیر ایام جنگ مین نہین ہوسکتی - سورہ ممتحنہ مین تو صاف

اک کلیہ تبلا دیا ہے کہ صرف ان کافرون سے دوستی منع ہوی جو
مسلمانون سے دین کے بابت مقابلہ کرتے تھے اور اُنکو انکی
گردن کاٹتی تھے اور نکالنی پر مدد کرتے تھی ۔ اِنَّمَا یَنْهٰکُمُ اللّٰهُ
عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاهَرُوْا
عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ (ممتحنہ ۶۲) منشی محبوب مسیح صاحب
نے قہرا ہماری اس تقریر پر جو تہذیب الاخلاق کے ایکم
جب ۱۲۹۰ھ) پرچہ مین چھپی تھی اور اسمین ہم نے سلام کے
عفو عام اور بخشش تام مخالفون سے درگزر اور انکی اذیت پر
صبر اور انکی برائی کے عوض مین بھلائی کرنیکے احکام بیان کی
تھی یہہ اعتراض کیا ہے اور ہماری تقریر سے یہہ استنباط کیا ہے
کہ مسلمانون کا حکم غیر عام ہے ۔ اسکی منشا یہہ ہے کہ ہم نے لکھا
تھا کہ فرق مراتب ضرور ہے گو ہمکو عام محبت کا حکم ملا ہے مگر یہہ مراد
نہین ہے کہ جو اخلاص اور محبت اہل اسلام سے کی جاتی ہے اور
جسکا مرتبہ عام محبت سے زیادہ ہے ویسے ہی محبت اور اخلاص غیر ایمان
والون سے بھی برتے جاوے ۔ اسکو منشی صاحب نے شمس الاخبار (۲
اپریل ۱۸۷۴ء) مین حکم غیر عام اہل اسلام مراد دیا ہے مگر یہہ قرار
دا غلط ہے کیونکہ عام محبت کو تو ہم نے عام ہی رکھا ہے البتہ اہل
ایمان کے لئے اک خاص محبت کا جزو اور بڑھا دیا ہے اور یہہ بات کہ
اخلاقی محبت اور ایمانی محبت مین فرق کرنا ضرور ہے اک ایسا بدیہی مسئلہ
اور عقلی تمیز ہے عیسائیون نے بھی اہل دین سے دو طرح کی محبت
کے ماننا تسلیم کیا ہے ۔ مگر اس سے کوئی یہہ نہین سمجھتا کہ مخالفون
سے مطلق دوستی منع ہے ۔ حاس مارٹن نے جنکی علمیت
شان اور علو منزلت سب پر ظاہر ہے اپنے تفسیر کے پہلی جلد ۳۴۴

مطبوعہ ۱۸۲۶ء مین لکھتے ہین کہ گو ہمکو یہہ حکم ہے کہ سب سے محبت رکھین
اور سب سے بحسن سلوک پیش آوین مگر اسکی منشا یہہ نہین جیسا کہ بعض
نے جو انجیل کے اخلاق پر طعنہ کرتے ہین یہہ سمجھا ہے کہ ہم سب سے اک
ہے درجہ کے محبت سے پیش آوین بلکہ علاوہ اس عام رشتہ محبت
انسانیت کے اس امر کا حکم شدید ہے کہ نیک مردون سے محبت اور انکی تعظیم
خاص اسی عقد ایمانی سے رکھنی چاہئے جسمین وہ باہم مرتبط
ہو رہے ہین اور یہی احکام جملہ مجتہای ایمانی کے بنیاد ہین (انجیل
۱۳/۲۴ غلاطیہ ۱۰/۲ افسس ۲۴/۱ فلیمون ۲/۵ ابطاس
۱/۲۲ نامہ اول یوحنا ۳/۱۶) فقط

اور منشی صاحب موصوف نے مشارق الانوار سے اک روایت
نقل کی ہے کہ یہود و نصاری کی سلام کے مقابلہ مین لعنت
کیجاوے مگر وہ روایت اسی قابل نہین کہ اوسپر کچھہ بھی توجہ کیجاوے
تاہم اسکی وجہ سلام کو مورد عدم بنایا جاوے قرآن مین دو جگہہ
غیر مسلمانون سے کافرون سے ابتدا بہ سلام کرنیکا حکم اور ذکر ہے
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ (زخرف) اور اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا
سَلٰمًا (فرقان) اور سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ لَا نَبْتَغِی الْجَاهِلِیْنَ (قصص) پس
تعجب ہے کہ ہمارے بعضے مخالف ایسے صریح اور صاف اور قطعی آیتون
پر نظر نہین کرتے اور عیب جوئی کے نظر سے بعضے منکر روایتین
ڈھونڈھ لاتے ہین اور خوش ہوتے ہین فقط راقم چراغ علی
از لکھنؤ

عیسائیون کا اعتراض

دیکھو عیسائیون کے عادات و اطوار اکثر کیا اچھے ہوتے ہین انکی
رائی کسقدر سلیم و درست ہے نیک راہ مین خرچ کرتے ہین بے فائدہ
اسراف و بری باتون سے ڈرتے ہین اپنے مذہب کے واسطے کیا کچھہ روپیہ

دیتے ہین مشن مین جو لاکھون روپیہ خرچ ہوتا ہے سب لوگون کا دیا
ہوا ہے سرکار یہہ اتنا روپیہ نہین کرتا یہہ بچے دین کا نشان نہین
بخلاف ہندو مسلمانون کے کہ فقط شیخی کی باتون مین تو ہزارون
روپیہ بے فائدہ خرچ کر ڈالین اور اچھی جگہہ خدا کے کوڑی کوڑی پر
دم نکلے جتنے باتین شادی وغم وغیرہ کی ہین سب بیہودہ قومی ہین
عیش عشرت وخود مطلبی وغرور وخود آرائی انکی بات بات سے ٹپکتی
ہے غرض کیا ان لوگونکے عادات واخلاق صریح جھوٹے مذہب کے
علامت نہین عیسائیون نے ہندوستان وچین وغیرہ غیر ملکون وجزائر
مین پادری بھیجکر راستی وینکی اپنی مذہب کے موافق پھیلائی - اہل ہند
اپنے ملک مین بھی اپنے مذہبی باتین نہین پھیلاتے اس سے ظاہر ہوا
کہ یہہ لوگ خود اپنے مذہب کو غلط جانتے ہین ورنہ کیون حرارت
نہین آتی - بے اصل سونے خرچ کرتے ہین

الجواب البتہ مسلمان بے صاحب ہمت ونیک رای نہین رہے
جیسے شروع مین سمہ صفات موصوف وباخلاق حسنہ تھے مگر چاند
پر اُڑنے سے یا سورج پر آجانے سے اصل شمس وقمر کے روشنی
مین فرق نہین آتا یہہ اخلاق عیسائیونکو مسلمانون ہی سے تعلیم
کئے چنانچہ انگریزی تواریخ دیکھو ورنہ زمانہ تاریکی مین جب اسلام
سے پہلے چارون انجیلین موجود ومحفوظ تہین کیون اسوقت سچے
دین نے عیسائیون کے دلپر اثر نیک نکیا - یہہ آتا جاتا سایہ ہے
دنیا کی ہوا مختلف ہے کبھی گاڑی ناؤ کشتی مین کبھی کشتی گاڑی
مین - اگر مسلمان وہندو بھی اپنی کتاب صحیح کے موافق
چلین تو اونکے مذہب کو رونق وترقی نہو - یہہ فقط نیک تعلیم
وکثرت علم وہنر کا سبب ہے دیکھو پارسی وبودہ ومسقط کے خارجی
وغیرہ قومین باوجود ترجیح باطل ہونے کے کیا ہمت والے ہین - کیا
اونمین اتفاق ہے - غرض یہہ دلیل حقیقت نہین - قانون مذہب
جیسا اچھا برا تسلیم کیا جائیگا ویسا ہی اثر نیک وبد ہوگا - دنیاوی
فتوحات وعمدہ تعلیم آدمیات ہے - اسلامی باتین جیکہ بوسیلہ
کثرت علوم ورواج پاوینگی تو بالفرض ایک خدا سے لوگ زیادہ
ڈرینگے اعمال پر جب نظر ہوگی تو کفارہ کے منکر ہونگے - عمدہ تعلیم
بغیر علم باعمل نہین ہوتے - عیسائیونکو جو ہمت وشجاعت ونیک
اخلاق ہین اسکا سبب بالکل عیسائی مذہب نہین بلکہ علوم بدولت
یہہ سب نعمت اخلاق وکامیابی دنیا حاصل ہے دیکھو یونانیون
مین جب علم کا شوق تہا تب کیا اوج تہا - ہندوستان ہی کبھی عمدہ
اخلاق کا گہر بدولت علوم کے تہا اسمین شک نہین کہ اصل مذہب
کی خوبی کسیقدر موجب فتوحات دنیاوی بھی ہے اور سبب درستی
عادات ورواج بھی ہے لیکن مع تعلیم کو ایسے باتونمین بڑا دخل ہے
مسلمان جب سے اسلام کی چال بھول گئے - اول مصیبت جہالت
ہوئی - اسنے منہ دکھلایا - بطفیل جہالت اخلاق بد کئے
کم ہمتی وسستی وبد خوئی نے آپکڑا - غرض اب سب خرابیان
ہین اور فقط نام ہللہ - افسوس مسلمانون نے عرفًا اسلام کو بھی
بدنام کیا جیسا رومن کتہلک وپروٹسٹنٹ والون نے پہلے عیسائی مذہب
پر الزام لگایا تہا - خدا کرے مسلمانون کو عقل آئی اور علم کی قدر
ہو تب دیکھا کہ اصل اسلام کیا ابھی برکت ہے تلوار کے ہی ابھی
لوہے کی ہو مگر میان ہی سے نہ نکلے تو کیا برائی بھلائی معلوم
ہو - اوسے زنگ لگ جاوے تو قیمت آہن نیک کے کب ظاہر
ہو سکتی ہے - عیسائی پہلے ہی تو تھے اسوقت عیسائی مذہب

سے بچائی کہان گئی تہی - اندھیر زمانہ مین یہہ حال تہا کہ مارتن
لوتہر نے اس عہد کو سنڈاس لکہا ہے اسطرح اسلامی باتین مسلمانون
مین نہ رہین ہر بات مین ریا و تکلف آگیا سادگی اسلام کے جاتی رہے
اسواسطے جہالت کا اندھیر جیہا گیا اسمین ہم مسلمانون کا قصور ہے
مذہب اسلام کا کچہہ عیب و قصور نہین اسلام مین اعمال کی پرسش ہے کوئی
قانون بُرا نہین - اسلام زنا و ربا و سود کو برابر روکتا ہے -
قرض حسنہ دینے کو حکم دیتا ہے - کوئی نمانے تو کیا جائے اب تو اسلام
در قرآن مسلمان در گورہین خدا علم کی ترقی کرے تو ضرور
عقل و فہم بہی آویگا تمام اخلاق حسنہ حاصل ہونگے - بُری عادات
چہوٹ جاوینگی - تب یہہ بہی اسلام ایسا ہو سکتا ہے جیسا کبہی پہلے
تہا - ہزار حیف مسلمان کیون ہوتے ہے وہ جنہون نے نام ہی اسلام
کا خراب کیا ہے

راقم الف حسین از دہلی

مسیح مصلوبی کی عصمت و نبوت پر گفتگو

واضح ہو کہ عیسائی لوگ اکثر عصمت انبیا کے قائل نہین کیونکہ اونکا عقیدہ
ہے کہ کوئی نیک نہین بلکہ ایک بہی نہین تو اس محل پر ہم پوچہتے
ہین کہ آیا عصمت شرط نبوت ہے یا نہین بالفرض اگر نہین ہے تو انبیا
کے قول و فعل کیونکر قابل یقین آئی ہو سکتے ہین اور اگر نعوذ باللہ
اونمین عصمت نہین ہے تو خدائے تعالی نے کیون انکو رتبہ نبوت
کا بخشا اور کیون اونکو حق مین خطاب فرزندی کا فرمایا اور
عیسائیون کو یہہ بہی ثابت کرنا چاہئے کہ آیا جناب مسیح کی الوہیت اونکی
نبوت سے ثابت ہوتی ہے یا اونکی نبوت اونکی الوہیت سے کیا باعث
کہ جب عصمت شرط نبوت نہین ہے تو اونکی بہی نبوت بموجب گفتگو
سابق الذکر مشکوک ٹہہیری گی اور جب کہ نبوت مشکوک ہوئی
تو اونکی الوہیت بہی ضرور والا بد مشکوک ہو گئی کیونکہ بنا اوسکی
امر مشکوک پر قرار دیگئی ہے اور اسیطرح اونکی الوہیت بہی مشکوک
ٹہہیری گی تو اونکی گواہیگا ہونا نہونا در بارہ صدق نبوت غیر معصوم
مین برابر ٹہہیریگا - ہم ہرگز قبول نکرینگے کہ مسیح کے نبوت اونکی الوہیت
سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ ہم ہمیشہ پادریون اور اونکے نومریدون
سے پوچہتے ہین کہ اونکی الوہیت کس دلیل سے ثابت ہوتی ہے آیا
محض عقل کے رو سے یا کسی دوسرے کی نبوت سے - یاد رکہنا چاہئے
کہ اگر اونکی الوہیت کسی دوسری کی نبوت سے ثابت قرار دیجائیگی
تو اس مقام پر ضرور دور لازم آویگا اسطرح پر کہ غیر عیسی کے
صحت نبوت موقوف انکی ذات خاص کے نبوت کے صحت پر اور اونکی
ذات خاص کے ثبوت موقوف اونکی الوہیت کے ثبوت پر اور اونکی
الوہیت کا ثبوت موقوف غیر کی صحت نبوت پر پس غیر عیسی کے نبوت کے
صحت خود ہی موقوف اور خود ہے موقوف علیہ ہوی اسیکا
نام دور ہے اور یہہ بدیہی البطلان ہے بالجملہ مطلق نبوت کے لازم
العصمت کہتے ہین حضرت عیسی کے معصومیت بہی قائم نہین رہ
سکتی اور نہ اونکی گواہی سے غیر معصومونکی نبوت کی صحت ثابت
ہو سکتی ہے سو یہہ بہی ہمارے کرمفرما پادریصاحبون کے صریحا غلطی
ہے کہ مطلق نبوت کو لازم عصمت نجانتا اور سمجہتا کہ ہم جناب
عیسی کو معصوم اور انبیا بنی اسرائیل کے نبوت کو صحیح اعتقاد
کرتے ہین یہہ وہ بات ہے کہ جیسے حضرت عیسی نے فرمایا کہ اونکی
عقل معوّل ہو گئی یعنے دنیکی بات مین سو اسکی یہہ بہی ہے
ہین اور اگر عیسائی کوی اسبات کا دعوی کرے کہ ہمارے
مسیح مصلوبی مین کوئی ایسی گناہ کی بات نہین ثابت

سو یہہ بھی اوسکی سراسر غلطی ہے کیا معنی انجیل کے ملاحظے ثابت ہوتا ہے کہ جناب مسیح مصلوبی بھی مرتکب بہت سے گناہ اور ضلالت قدیم کے ہوئے ہین کہ جسے اونکی زوال عصمت اور تحقق بشری اور سلب الوہیت ثابت ہوتا ہے۔ اب بیان اسکا بھی مفصل کرتا ہون تاکہ یہہ بھی ہمارے بھائیون عیسائیون کی غلطی ظاہر ہے۔ دیکھو انجیل متی کے ۱۵ باب کے ۴ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ تنظیم والدین واجب ہے کہ ترک اسکا اہانت اونکی موجب قتل ہے اور انجیل یوحنا کی ۲ باب کے ۲ آیت سے ۸ تک ثابت ہے کہ حضرت عیسی نے والدین کی ترک تعظیم کی اور انہین بلفظ حقارت بولے یہہ خلاف پرہیزگاری ہے کہ آپ ہی تعظیم والدین کا وعظ کرین اور آپ ہی اسکا خلاف کرین اور انجیل یوحنا کی ۱۲ باب کے ۲۳ آیت سے ثابت ہے کہ جناب عیسی نے فرمایا اور مین زمین سے اوٹھایا جاؤن تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا یہہ صاف جھوٹ ہے کہ ایک کل ہی اون شاگردون یا حاضرین مین سے اب تک اوپر جانا ثابت نہین اور سب کا تو کہان۔ پس یہہ بھی خلاف بزرگی و پرہیزگاری کے ہے اور انجیل متی کی ۸ باب کی ۱۹ آیت سے ۲۰ آیت تک ثابت ہے کہ ایک نے کہا کہ ای استاد جہان تو جائے مین تیرے ساتھہ چلونگا یسوع نے کہا کہ لومڑیون کو ماندین اور پرندون کو بسیری ہین پر ابن آدم کو جگہہ نہین کہ اپنا سر دھرے۔ سو یہہ بھی جھوٹ ہے کہ اپکو روئے زمین پر کہین جانا ہو کہ جہان وہ سر دھرین۔ اور انجیل مرقس کے ۲ باب کی آیت ۲۳ سے ۲۷ تک ثابت ہے کہ سبت کے روز حضرت عیسی کے شاگردون نے راہ چلتی حضرت عیسی کے ساتھہ مین کھیت کے بالین توڑین اور کھائین تو اسپر فریسیون نے حضرت عیسی سے اعتراض کیا۔ کہ دیکھہ

۹

تیرے شاگرد وہ کام کرتے ہین کہ جو سبت کو کرنا مناسب نہین تو اسپر حضرت نے اپنے شاگردونکو کچھہ ملامت نکی بلکہ ایک طور سے اونکی طرفداری کی اور انکو تقویت دی۔ یہہ کیسی قباحتکی بات ہے کہ بے اجازت مالک اور بے حکم خدا مال غیر کا کھا دینا یہہ بھی خلاف بزرگی و پرہیزگاری کی ہے۔ اور انجیل لوقا مین باب ۴ آیت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسی ایک عورت اجنبی سے باتین کر رہے تھے کہ اونکی شاگرد وہان آئے تو اونکو بڑا تعجب ہوا لیکن پاس ادب آپ سے کوئی یہہ نہ کہہ سکا کہ تو کیا چاہتا ہے یا اوس سے کسلئے باتین کرتا ہے سو یہہ بھی خلاف بزرگی و پرہیزگاری کی ہے کہ جسے اپکی شاگردون کو بھی بڑا تعجب ہوا علاوہ اسکے عورتون غیر محرمون کا ساتھہ رکھنا اور اونکی مال کھانا اور اونکے خاوندون کی تعبداری سے انکو باز رکھنا یہہ بھی خلاف بزرگی و پرہیزگاری کی ہے جیسا کہ انجیل لوقا کی ۸ باب کے ۲ و ۳ آیت سے اور انجیل متی کے ۲۷ باب کے ۵۵ آیت سے ثابت ہے اور عورتون سے عطر ملوانا اور اپنا بدن چمونا کہ جسپر یہودی لوگ جو اہل شریعت تھے آپ سے بد اعتقاد ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہہ کیسا نبی ہے ایک بدکار عورت سے اپنا بدن چمواتا ہے جیسا کہ انجیل لوقا کی ۷ باب کے ۳۷ آیت سے ۴۰ تک ثابت ہے۔ پس یہہ بھی خلاف بزرگی و پرہیزگاری کی ہے علاوہ اسکے حضرت عیسی نے خود بقاعدہ گنہگاران حضرت یحیی کے ہاتھہ بتبسما پایا لیے توبہ کی جیسا کہ انجیل مرقس کے اول باب کے ۴ آیت سے ۹ تک ثابت ہے علاوہ اسکے انجیل متی کی ۱۹ باب کی ۱۶ و ۱۷ آیت سے ثابت ہے کہ آپنے خود اقرار کیا